ایک سابق قادیانی کے قادیانیوں کو مفید مشورے

محمد مسلم بھیروی

قادیانی حضرات کے لئے چند غور طلب حقائق:

قادیانی سربراہ طاہر مرزا ایک مات کھایا راہنما ہی نہیں بلکہ پٹا ہوا سیاستدان بھی ہے اس نے سیاست میں پیپلز پارٹی کے ذریعے اقتدار پر چھاجانے کی کوشش کی مگر ذوالفقار علی بھٹو نے بر وقت کارروائی کر کے سارے خواب ملیا میٹ کر دیئے اب وہ ایک متعصب مذہبی راہنما کی طرف لندن سے کیسٹوں تحریروں خفیہ اور اعلانیہ طریقوں سے اپنے مریدوں کو پاکستان میں مسلسل اشتعال دلا کر حکومت سے ٹکراؤ اور ملک میں گڑ بڑ کی کوشش کر رہا ہے اب اس کا مقصد یہ ہے کہ مذہبی طور پر اشتعال اور گڑ بڑ کرا کے حکومت کو فیل کر دیا جائے اور پھر فاتحانہ طور پر پاکستان واپس آ کر حکومت سنبھالے مرزا غلام احمد سے لے کر طاہر احمد تک سب کے الہامات خوابوں اور تحریروں میں ایک بات مشترک ہے اور وہ ہے حکومت اور اقتدار کی بشارت اور اس مقصد کے ئے انہوں نے یہ طریقہ سوچا ہے کہ پیر و مرشد بن کر مریدوں کے خلوص اور ایثار سے حکومت کے حصول کا مقصد حاصل کرو چنانچہ ایک طرف وہ مریدوں کا حکومت اور اقتدار کی بشارتیں دیتے ہیں اور ساتھ ہی انہیں یہ نصیحت بھی کرتے رہتے ہیں کہ یہ مقصد بغیر قربانیوں کے حاصل نہیں ہوسکتا اس کے لئے جانی قربانیاں دینی پڑیں گی اور مالی قربانیاں دینی پڑیں گی۔ نادان مرید یہ نہیں سوچتے کہ اگر حکومت آئی وہ تو پیر یعنی طاہر مرزا اور ان کے خاندان کی آئے گی جن کو فرنٹ ٹائپ قادیانی رائل فیملی کے خطاب سے بھی نوازتے ہیں مرید قادیانیوں کو حسرت ویاس ہی ملے گی۔ اول تو وہ پہلے ہی قربانی کے بکروں کی طرح مسلمانوں کے ہاتھوں طاہر مرزا کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ لیکن

جو بچ گئے وہ طاہر مرزا یا اس کی حکمران اولاد کے غلام ہو کر رہ جائیں گے اور اب تو پھر بھی جب کبھی ان کو ذہنی غلامی سے نجات ملتی ہے یا پھر عقل وشعور استعمال کر کے قادیانیت کی حقیقت ان پر واضح ہو جاتی ہے تو وہ قادیانیت کے چنگل سے نکل کر امت محمدیہ کی پناہ میں تو آجاتے ہیں اور مسلمانوں کی حمایت سے کسی رائل فیملی کی ممبر یا ان کے پالتو جماعتی عہدیداروں کو ان کا بال بیکا کرنے کی جرات نہیں ہوتی لیکن اگر خدانخواستہ طاہر مرزا حکمران ہو گا تو سوائے مکمل غلامی کے کیا چارہ ہو گا اب بھی جماعت کے بڑے بڑے عہدے اور دفتروں کے اعلیٰ افسر سب رائل فیملی کے افراد ہیں تو ان کو حکومت میں ہر جگہ رائل فیملی کے ممبر ہی (Keyposts) ذمہ دار اسامیوں پر متعین ہوں گے۔

آپ لوگوں کو بچپن ہی سے قادیانی تنظیم کے لٹریچر پروگرام اور جلسوں کورسوں اور امتحانوں کے ذریعہ تعلیم دی جاتی ہے کہ "اہل بیت" یعنی مرزا صاحب اور ان کی اولاد عام قادیانی افراد سے بہت اعلیٰ ہے اور رائل فیملی کے ایک بچے کا نام بھی بڑی تعظیم سے لینا چاہئے اور خلافت بھی اسی خاندان سے باہر نہیں جاسکتی۔ اس زمانے کی راہنمائی اور حکمرانی کے لئے اللہ میاں نے بس مرزا کے خاندان کو چن لیا ہے۔ پس تم سوچو ان کی کامرانی میں تمہیں کس قدر پست درجہ کی غلامی سے گذرنا پڑے گا۔ اب تم اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کے لئے دوسروں کے جلسوں جلوسوں میں شرکت کر کے شور شرابا کر لیتے ہو۔ مگر طاہر مرزا جیسے کٹر مذہبی پیشوا کے دور میں کیا تم ذرا سی بھی تنقید کر سکو گے یا کوئی اصلاحی پہلو یا تجویز پیش کر کے زندہ رہ سکو گے۔ جو سربراہ اس دربدر ٹھوکروں کے دور میں اپنے مریدوں سے ذرا سے اختلاف رائے پر اخراج از جماعت بائیکاٹ حقہ پانی بند اخراج از گھربار کی سزائیں دے دیتا ہے' وہ حکمرانی کے دور میں کیا کیا ظلم ڈھائے گا۔ ابھی وقت ہے کہ آپ لوگ اپنے سربراہوں اور ان کے لوٹوں چمچوں کی چالیں سمجھیں اور ان کی بشارتوں کے چکر میں آ کر آئے دن اپنے بھائی بند بال بچوں کو کٹواتے نہ پھریں آپ کے سربراہ اور ان کے حواری ہی آپ کو کلمہ لگا کر بازاروں میں گھومنے پر اکساتے ہیں۔ کبھی قادیانی کی تبلیغ پڑوسیوں اور گھروں اور دوستوں میں کرنے پر زور دیتے ہیں۔ کبھی اپنے گھروں اور نمایاں جگہوں پر کلمہ لکھنے کو کہتے ہیں کبھی چھپ چھپ کر اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر گلی محلوں میں علمائے اسلام کے خلاف اشتہار لگانے کو کہتے ہیں۔ کبھی عامتہ المسلمین کو اشتعال دلانے کے لئے

جگہ جگہ خطرے میں پڑ کر پوسٹر لگواتے ہیں ان سب باتوں کے باوجود اپنی جانیں مصیبت میں ڈال کر ایسی کارروائیاں کرنے کے بعد بھی آپ کو ہر خطہ میں یہ تمغہ دیتے ہیں کہ ابھی تمہارے ایمان کمزور ہیں اس لئے تم پر اللہ کی مار پڑ رہی ہے اور مصائب و آلام آ رہے ہیں اس لئے تم پہلے سے بڑھ کر چندہ دو۔ تم میں مال کی حرص ہے کہ چندہ کم دیتے ہو شرح سے کم دیتے ہو اپنی آمدنی کم لکھوا کر اللہ میاں کو دھوکہ دیتے ہو.......... چندہ دوگنا کرو چوگنا کرو.......... جانیں قربان کرنے کے لئے تیار رہو.......... قادیانی حضرات اب بھی وقت ہے کہ فہم و فراست سے کام لو اور درج ذیل امور پر غور کرو۔

۱۔ کیا آج تک کوئی رائل فیملی کا فرد سینے پر کلمہ طیبہ کا بیج لگا بیچ بازار یا کسی پبلک مقام پر نظر آیا۔ اگر نہیں تو ظاہر ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے آپ کو کیوں خطرہ میں ڈالیں۔ الو کے پٹھے' (یعنی عقل کے دشمن) مرید جو ملے ہوئے ہیں بکروں کی طرح قربان ہوتے رہیں گے ہم کیوں قربان ہوں ہم نے تو حکومت کرنی ہے۔

۲۔ کیا کبھی کسی رائل فیملی کے فرد کو عامتہ المسلمین میں کھلے بندوں قادیانیت کی تبلیغ کرتے دیکھا؟ ظاہر ہے کبھی نہیں کیونکہ اس میں پٹائی کا ڈر ہوتا ہے اور رائل فیملی کی کھال بڑی نازک ہوتی ہے۔

۳۔ کیا کبھی کسی ایسے ملک میں کسی رائل فیملی کے ممبر کو تبلیغ کے لئے بھیجا گیا ہے جہاں تبلیغ میں مشکلات اور مصائب ہوں جیسے روس افغانستان سعودیہ وغیرہ ظاہر ہے جواب یہی ہے کہ ہرگز نہیں بلکہ جن ممالک میں معمولی مشکلات ہیں ان میں بھی نہیں بھیجا گیا ہاں جہاں عیاشی ہو سکتی ہے۔ مثلاً جرمنی انگلینڈ اور فرانس وہاں اکثر ڈیرے ڈالے رہتے ہیں آپ کے حضرت مرزا مبارک احمد (طاہر مرزا) کے بڑے بھائی جو آپ کے چندوں کا کروڑوں روپیہ ڈکار گئے اور پھر بھی شاہی خاندان میں سے ہونے کے باعث حضرت صاحبزادہ کہلاتے ہیں کو تو

سوئیٹزرلینڈ جرمنی فرانس جیسے ملکوں کے علاوہ کہیں کی رہائش پسند ہی نہیں آتی کیوں نہ ہو شہزادوں کے لائق تو وہی ملک ہیں آخر کل کو انہیں آپ کا بادشاہ بھی بننا ہے ابھی سے شاہانہ عادات واطوار اپنائیں گے تو کل کو بادشاہ بنیں گے۔

۴۔ کیا کبھی کسی غریب قادیانی رشتہ داری کے علاوہ کے خلیفہ یا رائل فیملی کا کوئی فرد بیماری مصیبت یا پریشانی میں داد رسی کے لئے آیا؟ یا آپ ہی کرائے خرچ کرکر کے قصر خلافت جا کر نذرانے دیتے رہتے ہیں اور اپنے پیٹ کاٹ کر چندے نچھاور کرتے رہتے ہیں۔

۵۔ خلیفہ صاحب کی تعمیل ارشاد میں جو قادیانی مارے جاتے ہیں یعنی اپنی جان سے جاتے ہیں کیا کبھی ان کے لواحقین کی رہائش اور معاش کا مستقل انتظام کیا گیا۔آپ تو ان کو شہید کہتے ہیں اس لحاظ سے تو ان کے لواحقین کے لئے پہلے سے بہت اعلیٰ اور قابل رشک معاشی حالت اور اعلیٰ رہائش کا فوری انتظام ہونا چاہئے۔ جب کہ ہو یہ رہا ہے کہ ان کے لواحقین کسمپرسی کے عالم میں پڑے ہیں اور کمانے والا مرزا طاہر احمد کی راہ میں قربان ہو چکا ہے اس لئے فاقے پڑ رہے ہیں طاہر مرزا قادیانی کرتا دھرتا اب نئے بکروں کی تلاش میں ہیں پرانے جو قربان ہو گئے ہیں ان کے لواحقین سے کیا ملے گا اب تو صرف یہ طعنے رہ گئے ہیں کہ مرنے والا چندہ دیتا تھا ان کے لواحقین کا ایمان کمزور ہے کہ چندہ نہیں دے رہے۔

۶۔ رائل فیملی کے بچوں تک کے ربوہ میں شاندار ذاتی بنگلے بن گئے لیکن دفتروں کا عملہ اور پرانے کارکن ۱۹۴۹ء سے لے کر ٹوٹے پھوٹے کوارٹروں میں رہ رہے ہیں ان کو رائل فیملی جیسے بنگلے تو خواب و خیال ہی سہی لیکن ان کو ٹوٹے پھوٹے کوارٹروں کے حقوق ملکیت ہی دے دیئے جاتے ایسا کیوں نہیں ہوا؟

۷۔ مرزا قادیانی کے خاندان کے لئے تو بہشتی مقبرہ ربوہ کا ایوان خاص چہار دیواری کے اندر کا مخصوص علاقہ ریزرو ہے شاید قادیانیوں کے نزدیک جنت میں بھی اس فیملی کے لئے کوئی تدفین کے لئے اسی طرح مخصوص مرکزی سہانا مقام ریزور ہو گا) لیکن ربوہ سے باہر عام قادیانیوں کی تدفین کے لئے کیوں علیحدہ قبرستانوں کا انتظام نہیں کیا جاتا؟ جب کہ سالہا سال سے مسلمانوں کے قبرستان ان کی لاشوں کو برداشت نہیں کرتے۔ اور آئے دن عام قادیانیوں کی لاشیں مسلمانوں کے قبرستان سے نکال دی جاتی ہیں مگر آپ کے خلیفہ صاحب اور ان کے حواری اور پادری آپ کے لئے نہ صرف یہ کہ قبرستانوں کا انتظام نہیں کرتے بلکہ حکومت سے بھی درخواست نہیں کرتے کہ قادیانیوں کے لئے قبرستانوں کا انتظام کرے حالانکہ حکومت سے درخواست کی جائے تو حکومت فوراً اس کمیونٹی کے لئے قبرستان کا مفت انتظام کر دیتی ہے۔ چنانچہ لاہور کے بعض قادیانیوں نے حکومت کی اس پیش کش سے فائدہ اٹھا کر ماڈل ٹاؤن میں قبرستان کے لئے جگہ حاصل کر لی مگر جب خلیفہ صاحب کو معلوم ہوا تو انہوں نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا حالانکہ آج کل پورے لاہور کے قادیانی وہاں دفن ہو رہے ہیں مگر قبرستان کے لئے کوشش کرنے والے قادیانیوں سے خلیفہ صاحب سخت ناراض ہیں۔

چلئے یہ بھی آپ کو بتاتے چلیں کہ آپ کے خلیفہ صاحب کیوں آپ کے لئے قبرستان علیحدہ نہیں چاہتے حالانکہ سارے مذاہب ہی نہیں بلکہ عام برادریاں یا مسلک پر مبنی لوگوں کے بھی علیحدہ قبرستان ہیں مثلاً ایسے قبرستان بھی ہیں جو صرف اہل تشیع کے لئے ہیں پھر آپ کی تدفین تو دوسرے مسلمان اپنے قبرستان میں گوارا ہی نہیں کرتے اس لئے آپ کو تو بدرجہ اولیٰ علیحدہ قبرستانوں کی ضرورت ہے مگر خلیفہ اور فیملی درج ذیل وجوہات سے علیحدہ قبرستانوں کے خلاف ہے۔

۱۔ اگر قادیانیوں نے ربوہ سے باہر اپنے قبرستان بنا لئے تو ربوہ کے جعلی بہشتی مقبرہ (جعلی اس لئے کہ اصلی بہشتی مقبرہ تو آپ کے قادیان میں رہ گیا) میں بہت کم لوگ دفن ہونے کے لئے وصیت کریں گے اس طرح قادیانیوں سے ربوہ دفن ہونے کے لئے جو ۱۰% فیصد آمدنی ماہانہ وصول کی جاتی ہے اور ساری خلیفہ اور رائل فیملی کے اللوں تللوں پر اڑتی ہے بند ہو جائے گی۔

۲۔ قادیانیوں کی لاشوں کے اسی طرح باہر نکلنے کا سلسلہ جاری رہنے کا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ قادیانی اپنی لاش کی متوقع بے حرمتی سے ڈر کر زیادہ سے زیادہ ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں ۱۰% آمدنی ہر ماہ دے کر دفن ہونے کے لئے زیادہ سے زیادہ وصیت کریں گے اور دن بدن آمدنی زیادہ حاصل ہوگی اس لئے کیوں یہ نفع بخش سلسلہ لاشوں کی بے حرمتی کا بند کروایا جائے ویسے ایک بات ہم آپ کو یقینی بتا دیں کہ آج اگر ربوہ سے باہر کسی مسلمانوں کے قبرستانوں سے کسی رائل فیملی کے فرد کی لاش باہر پھینکوا دی جائے تو کل ہی سے آپ قادیانیوں کے لئے آپ کے خلیفہ صاحب کی ہدایت کے مطابق علیحدہ قبرستانوں کا انتظام شروع ہو جائے گا۔

۳۔ آپ کی لاشوں کی بے حرمتی سے آپ کے اور عامتہ المسلمین میں منافرت بڑھتی ہے اس طرح کلمہ کے بیج نمایاں جگہو پر لگانے اور سینوں پر آویزاں کر کے مسلمانوں کے بیچ میں شو مارنے کی تحریکیوں اور اس طرح کی دیگر تحریکوں سے آپ میں اور امت میں نفرت اور مخاصمت بڑھتی ہے اور یہ نفرت اور اشتعال کی فضا رائل فیملی اور خلیفہ کی گدی کے مفاد میں ہے کیونکہ جس قدر آپ کی امت محمدیہ سے نفرت اور جھگڑا بڑھے گا اتنا ہی آپ زیادہ خلیفہ کی طرف جھکیں گے کیونکہ آپ کے نام نہاد خلفاء اپنی روز بروز پالیسیوں سے باقی قوم سے اختلاف اور نفرت بڑھاتے جا رہے ہیں۔ ظاہر ہے ایسے میں پناہ کے طور پر آپ خلیفہ

کے آگے زیادہ سے زیادہ جھکنے پر مجبور ہوں گے اور جتنا آپ زیادہ مجبور ہوں گے اتنا ہی خلیفہ اور رائل فیملی کی غلامی میں جکڑتے چلے جائیں گے۔

امید ہے آپ حضرات اندھی عقیدت سے علیحدہ ہو کر مندرجہ بالا اور اسی طرح باقی حقائق پر غور کریں گے اور خاندانی گدی کی غلامی سے نکل کر دوبارہ آنحضرت کی غلامی قبول کر لیں گے ورنہ اب تک تو اللہ تعالیٰ آپ کو مہلت دے رہا ہے ان تھوڑے بہت جھٹکوں سے عبرت حاصل کر لیں۔ ورنہ تمہاری داستان تک نہ ہوگی۔ داستانوں میں۔

سندھ میں جو آج کل قادیانیوں کی گاہے بگاہے مارے جانے کی اطلاعات مل رہی ہیں اس سے بھی خلافت گدی کا یہ مقصد پورا ہوتا ہے کہ قادیانیوں اور مسلمانوں میں نفرت اور عداوت کو بڑھایا جائے۔ چنانچہ حال ہی میں جو دو افراد سلمان اور جاوید سکھر میں دن دہاڑے آتشیں اسلحہ اور کلہاڑی بردار افراد کے ہاتھوں مارے گئے ان میں مسلمان جاوید ۲۱ سالہ نوجوان تھا اور صرف تین سال قبل قادیانیت کے چنگل میں پھنسا تھا اس کے والدین بھائی بہن سب ہی مسلمان ہیں یہ بچہ قادیانی تنظیم جو کراچی سے امدادی ٹیم (جو آئے دن سکھر بھیجی جاتی ہیں) میں شریک ہو کر سکھر گیا تھا ظاہر ہے ان افراد کا قتل خلافت کی گدی کے ایماء پر ہوا اس سے قادیانی گدی کے دو مقاصد واضح ہوئے ہیں ایک تو یہ کہ قادیانیوں کے قتل سے قادیانیوں کی مسلمانوں سے منافرت میں اضافہ دوسرا سلمان جاوید کے قتل سے اس کے مسلمان رشتہ داروں کی قادیانی تحریک کے خلاف اپنے لئے ہمدردی حاصل کرنا اور اس طرح تفریق بین المسلمین بھی پیدا کرنا یعنی سلمان جاوید کے قتل کو علمائے اسلام کی طرف منسوب کر کے اس کے مسلمان رشتہ داروں اور ان کے ہمدردوں کو علمائے اسلام سے متنفر کرنا۔

عامتہ المسلمین بھی قادیانی رہنماؤں کے ان ہتھکنڈوں سے ہوشیار رہیں خاص طور پر قادیانی حضرات سے انہی کی ہمدردی میں مکرر درخواست ہے کہ ذرا ہوش وخرد سے کام لیں اندھی عقیدت سے قطع نظر ساری تحریک کا مطالعہ کریں علمائے اسلام سے رجوع کریں اور اس چنگل سے گلو خلاصی حاصل کریں دیکھئے سوائے مرزا قادیانی کی نبوت کو ڈھکوسلے کے آپ میں اور اہل سنت والجماعت میں کیا فرق رہ جاتا ہے۔ آپ کا ان سے ہندو مسلم والا

فرق نہیں کہ ہر مسئلے اور طریق عبادت اور دیگر ارکان پر اختلاف ہو۔ یا آپ کھل کر مرزا غلام احمد قادیانی کو پکا باقاعدہ نیا نبی مان کر ایک نئے مذہب سے منسلک ہو کر اپنے لئے علیحدہ اقلیتی حقوق حاصل کر لیں جو کہ مسلمانوں سے قدرے زیادہ ہی ہیں یا پھر مرزا کی نبوت کے دعویٰ کو ان کی مراق کی بیماری اور دوران سر (جو کہ خود اپنا مرض اپنی کتب میں اس نے بیان کیا ہے) کا نتیجہ قرار دے کر رد کر دیں۔ اہل سنت والجماعت میں شمولیت کے لئے آپ کو اور کچھ نہیں کرنا پڑے گا۔ باقی تھوڑے بہت اختلافات بزرگان اسلام کے فیض صحبت سے بفضلہٖ تعالیٰ سمجھ میں آ جائیں گے۔ لیکن اگر آپ نے یہی وطیرہ رکھا کہ جب اختلافات مخالفت دیکھی تو کہہ دیا کہ مرزا اصلی نبی نہیں تھا۔ ظلی بروزی تھا اور زیادہ مخالفت دیکھی تو انکار کر دیا۔ خلیفہ جی کے سامنے بیٹھے تو مرزا کو دیگر نبیوں سے افضل نبی کہنے لگےاور خلیفہ جی بھی مرید کی چاپلوسی دیکھ کر دادا جی کی نبوت بلند ہوتی دیکھ کر جھومنے لگے یا موقع دیکھا تو مرزا کی وہ تحریر دکھا دی جس میں مدعی نبوت پر لعنت بھیجی ہے موقعہ دیکھا تو وہ کتاب دکھا دی جس میں مرزا نے رسول اور نبی اور ابن مریم سے بڑا ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ کبھی ڈھل مل یقین لوگوں سے واسطہ پڑا تو وہ تحریر دکھا دی جس کے مطابق مرزا نبی نہیں تھا۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی تھا اور پہلو سے امتی ظلی بروزی تھا یعنی گول مول بات کر دی۔ اس طرح آپ محمدیہ امت کو زیادہ دیر تک بے وقوف نہیں بنا سکیں گے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مسلسل تنبیہ اور مہلت سے جلد فائدہ اٹھا کر رجوع الی الحق نہیں کریں گے تو صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گے۔

❁……❁……❁

فاتر العقل ❤ جب نام نہاد نماز کا وقت ہوتا تو مرزا بشیر الدین کو لا کر مصلہ امامت پہ کھڑا کر دیا جاتا۔ بشیر الدین کبھی ہاتھ باندھ لیتا کبھی چھوڑ دیتا۔ کبھی سجدے کھا جاتا اور کبھی سجدوں پہ سجدے کیے جاتا۔ کبھی رکوع غائب ہو جاتے، کبھی چار کی بجائے دو رکعتیں اور کبھی دو کی بجائے چار رکعتیں پڑھ جاتا۔ وہ منہ میں اول فول بکتا رہتا۔ کوڑھ دماغ قادیانی اس کے پیچھے کھڑے اس کی حرکات دہراتے رہتے۔ لیکن کیا مجال کہ کوئی اس کے سامنے زبان کھول سکے۔